قطعات

از جناب رشید ذوقی

کیسے کیسے وقت گذرے ہیں، نہ پوچھ
جیسے میری زندگی تھی لازوال
جس ادا پر مسکرا دیتا تھا دل
ختم ہوتی تھی وہیں حدِ جمال

درد چمکا، آنکھ پُرنم ہو گئی
آ گئی ہونٹوں پہ جانِ بیقرار
دل بھی ڈوبا صبح کے تاروں کے ساتھ
آہ، یوں ٹوٹا طلسمِ انتظار

تیرے جلووں کی فضا میں قدرتاً
زندگی بڑھتی ہے اہلِ درد کی
لطف دیتی ہے فغانِ نیم شب
بات بن جاتی ہے آہِ سرد کی

آہ، وہ راتیں وہ مدہم روشنی
تازہ آرائش، نئی رنگینیاں
میرے استقبال کو چاروں طرف
دور تک پھیلی ہوئی بیچینیاں

افتراقِ جان و تن ممکن سہی
غمِ فنا انجام ہو سکتا نہیں
برق شاید چھوڑ دے دامانِ ابر
دل متاعِ درد کھو سکتا نہیں

مدتیں گذریں کہ دیکھا ہی نہیں
چشمِ ویراں نے کوئی عالم نیا
اب کبھی مل بھی سکیں گے دیکھئے
چاندنی رات اور وہ جانِ جا

یہ شبِ مہتاب، یہ ٹھنڈی ہوا
نور میں ڈوبی ہوئی ساری فضا
ان چمکتے آئینوں میں آج پھر
جگمگا اُٹھی تری اک اک ادا